محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

نگران اعلیٰ: حافظ ضیاء اللہ رؤف
ایڈیٹر: محمد عظیم حاصلپوری

بیاد
حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ
مولانا عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ
حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ

ماہنامہ مجلہ

المحمدیہ

حاصل پور

شمارہ نمبر 17

ذی القعدہ 1436ھ ستمبر 2015ء

- عقیدہ ختم نبوت
- ۴ ستمبر عالمی یوم حجاب
- اللہ تعالیٰ کے تین مہمان
- مسجد اور صحرا میں سترہ رکھنے کا بیان
- صاف دل والے نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ناشر

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور
0301-6131916 - 0313-2501221

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

المحمدیہ

ماہنامہ مجلّہ
حاصل پور
جلد نمبر 2

شمارہ نمبر 17
ذی القعدہ 1436ھ
ستمبر 2015ء

چیف ایگزیکٹو: میاں شعیب اعجم

چیف ایڈیٹر: مجیب الرحمٰن سیاف

سب ایڈیٹر: عبدالشکور فائق

لیگل ایڈوائزر: توقیر احمد گل
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

معاون ایڈیٹر: زاہد محمود نیزانی، قاری عثمان فاروقی

مجلس ادارت

الشیخ عبدالستار حماد حفظہ اللہ (میاں چنوں)
مولانا عبداللہ چشتی حفظہ اللہ (بہاولنگر)
مولانا عبدالقدوس (چشتیاں)
مولانا عبدالحی عابد حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا حبیب الرحمٰن ضیاء حفظہ اللہ (وھاڑی)
مولانا غلام اللہ حفظہ اللہ (میلسی)
مولانا محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا اقدس الٰہی حفظہ اللہ (لاہور)
مولانا زبیر گورداسپوری حفظہ اللہ (بورے والا)
مولانا اسماعیل عتیق حفظہ اللہ (وہاڑی)

مجلس مشاورت

حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا محمد مالک بھنڈر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا رحمت اللہ شاکر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا حافظ عمران عریف حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
پروفیسر حافظ سعید کلیروی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا ریاض الرحمٰن حفظہ اللہ (فورٹ عباس)
مولانا زاہد ارشاد حفظہ اللہ (وہاڑی)
مولانا ابوبکر طارق حفظہ اللہ (کاگومنڈی)

خط وکتابت
محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر
جالندھر کالونی وہاڑی روڈ
حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

زرتعاون
ماہانہ ..... 00 روپے
سالانہ ..... 00 روپے

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا
ای میل، فیس بک:
Hasalpuri@gmail.com
Muhammadia.irc@gmail.com
مجلہ کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے:
Www.Muhammadia-irc.blogspot.com

سرکولیشن مینیجر
زبیر الرحمٰن حاصلپوری
0313-2501221
062-2442916

نوٹ:
مجلہ المحمدیہ اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن مینیجر کے نمبر پر کال کیجئے۔

خصوصی نمائندہ حاصل پور
محمد عمران حاصل پوری
0321-7592205
0306-8917086

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

آئینہ مضامین

درس قرآن	صاف دل والے نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام	زبیر الرحمٰن حاصل پوری	3
درس حدیث	اللہ تعالیٰ کے تین مہمان	مجیب الرحمٰن سیاف	4
فقہ وفتاویٰ	اَحکام مسائل	الشیخ عبداللطیف	5
اصلاح نسواں	۴ستمبر عالمی یوم حجاب	محمد عظیم حاصل پوری	9
۷ستمبر۱۹۷۴ء	عقیدہ ختم نبوت	محمد عظیم حاصل پوری	25
تراشے	میرے پسندیدہ اشعار	میاں شہباز شاکر	32

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ 042-37244973 گوجرانوالہ: رانا نثار احمد 0302-8649227 گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم 0333-8124752 گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر 0321-7202700

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی 03016550502 رینالہ خورد: محمد اشرف ڈوگر 0345-4100060 وزیر آباد: اسامہ اشرف 03066284139 ملتان: محمد رفیق طاہر 0321-7302283

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 0412631204 چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد 0333-7477737 میلسی: مولانا یونس تبسم 0302-7724417 وھاڑی: عبداللہ عزیزی 0302-4962353

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری 03016570300 ہارون آباد: محمد عمران شاکر 0301-4913321 فورٹ عباس: ریاض الرحمٰن کھچی والا: ابواسامہ ضیاء الرحمٰن 0302-4400210 03007435242

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی مظفر آباد: میاں ضیاء الرحمٰن 03007851291 میلسی: مولانا ضیاء الرحمٰن 0302-6256749 03369752963

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن

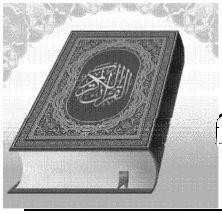

صاف دل والے نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

زبیر الرحمٰن حاصل پوری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنَّ مِنْ شِيعَتِهٖ لَاِبْرَاهِيْمَ ، اِذْ جَاءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ﴾

''اور انہی کے پیروؤں میں ابراہیم تھے۔ جب وہ اپنے پروردگار کے پاس (عیب سے) پاک دل لے کر آئے۔'' (صافات:۸۳۔۸۴)

اللہ کے پیاروں کا دل قلب سلیم ہوتا ہے اور اللہ کے دشمن اور نافرمانوں کا دل (فِـي قُـلُـوبِهِـمْ مَـرَضٌ) کہ ان کے دلوں میں بیماری ہوتی ہے۔ اگر انسان کا دل درست ہو تو سارا بدن درست رہتا ہے اگر اس کے برعکس ہو تو سارا جسم بیمار لگتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جسم کے اندر ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو تو سارا بدن درست ہوتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے خبردار وہ ٹکڑا دل ہے۔'' مسلم، الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه:۵۲۔

روز قیامت اگر کسی کو فائدہ ہو سکتا ہے تو وہ بیمار دل کا نہیں بلکہ صاف شفاف قلب سلیم کا ہو سکتا ہے ارشاد ہوتا ہے: ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ، اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ﴾

''جس دن نہ مال ہی کچھ فائدہ دے سکے گا اور نہ بیٹے۔ ہاں جو شخص اللہ کے پاس پاک دل لے کر آیا (وہ بچ جائے گا)۔'' (الشعراء:۸۸، ۸۹)

نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے:

''کسی بندے کا ایمان سیدھا (صحیح) نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل سیدھا (مستقیم) نہ ہو اور آدمی کا دل مستقیم نہیں ہو سکتا حتی کہ آدمی کی زبان سیدھی ہے۔'' أحمد: ۳/ ۱۹۸، حسن

آیئے! اپنے دلوں کو گناہوں کی گندگی سے پاک صاف کریں، کیونکہ اللہ کو وہی دل پسند ہے جو ہر طرح کے گناہ سے پاک ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس حدیث

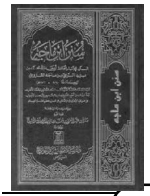

اللہ تعالیٰ کے تین مہمان

مجیب الرحمٰن سیاف

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوْهُ وَسَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ»

''غازی فی سبیل اللہ، حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں بلایا تو انھوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور پھر انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انھیں عطا کر دیا۔''

صحیح الترغیب والترھیب ، الحج (۱۱۰۸) ، ابن ماجه (۲۸۹۳) حسن

راہ خدا میں لڑنے والا مجاہد، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا یہ سب اللہ کے خاص مہمان بنتے ہیں اللہ انہیں اپنی راہ میں بلاتا ہے اور پھر ان کی ہر دعا کو قبولیت سے نوازتا ہے نیز ہر صاحب استطاعت انسان پر حج فرض ہے، قرآن مجید میں ہے: ''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف جا سکنے کی طاقت رکھتے ہوں۔ اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے اور جو کفر کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بلکہ ساری دنیا سے بے پرواہ اور بے نیاز ہے۔'' (آل عمران:۹۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پے در پے حج وعمرہ کرتے رہو بلاشبہ حج وعمرہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔'' ترمذی ، الحج (۸۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ حج مبرور (جس میں کسی قسم کے گناہ کا ارتکاب نہ ہو) کا بدلہ جنت کے علاوہ اور کوئی نہیں۔'' بخاری ((۱۷۷۳)

فقہ وفتاوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أحکام ومسائل

الشیخ عبداللطیف (بہاولپور)

سوال: کیا سترہ فضا میں رکھنا ضروری ہے یا مسجد کے اندر بھی رکھا جاسکتا ہے؟ دلائل سے واضح کریں۔

سائل: زاہد مجید 133 ڈاہرانوالہ

الجواب بعون الوهاب

بعد از حمد وثناء نماز دین کا اہم ترین رکن ہے جو کفر واسلام میں حدِ فاصل ہے نماز کے متعلق کچھ امور ایسے ہیں جن پر عمل کرنا لازمی اور ضروری ہے ان میں سے ایک دوران نماز نمازی کا اپنے سامنے کوئی ایسی چیز رکھنا لازمی ہے جو نمازی اور لوگوں کے درمیان رکاوٹ ہو اسے سترہ کہتے ہیں اور سترہ مسجد وصحرا گھر ودکان حتی کہ جہاں بھی کوئی شخص نماز پڑھے سترے کا خیال رکھے تاکہ شیطان اس کی نماز خراب نہ کروادے کیونکہ نمازی کے آگے سترہ نہ ہو تو شیطان حملہ آور ہو کر اس کی نماز میں خیالات پیدا کر کے اس کی توجہ کسی اور طرف مبذول کروا دیتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے سترہ کی بہت اہمیت بیان فرمائی اور خود اپنے عمل سے اس پر دوام وہمیشگی کی راہنمائی فرمائی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا تصل الا سترہ ولا تدع احدا یمر بین یدیك فان ابی فلتقاتله فان معه القرین۔))

''سترے کے بغیر نماز نہ پڑھو، کسی کو نہ چھوڑو کہ وہ تمہارے آگے سے گزرے اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے جھگڑ کر اسے روکو، کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔''

(صحیح ابن خزیمة ، الصلاة ، باب النهی عن الصلاة الی غیر سترہ ، ۲/ ۸۸۰,۱۰)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اذا صلی احدکم الی سترة ولیدن منها لایقطع الشیطان علیه صلاته)) (ابو داود:٦٩٥ ، صحیح ابن خزیمة ٢/ ١٠ ، مسند احمد ٤/ ٢)

''جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے تو وہ سترے کی طرف نماز ادا کرے اور اس کے قریب ہو کر کھڑا ہو شیطان اس سے اس کی نماز نہ توڑ دے۔''

ان دونوں روایتوں پر غور کریں تو ایک میں سترے کے قریب ہو کر نماز ادا کرنے کا حکم ہے اور دوسری میں بغیر سترے کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا، لہذا بغیر کسی قرینہ صارفہ کے وجوب کو استحباب کی طرف منتقل کرنا جائز نہیں اور اس کے مطابق کوئی قرینہ صریح و واضح نہیں۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ بغیر سترے کے نماز پڑھنا جائز نہیں مسجد ہو یا صحراء۔ مسجد میں سترے کے دلائل درج ذیل ہے۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَیتُ کِبَارَ أَصحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَبتَدِرُونَ السَّوَارِیَ عِندَ المَغرِبِ)) (بخاری ، الصلاة ، باب الصلاة الی اسطوانة:٥٠٣)

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ مغرب (کیاذان) کے وقت ستونوں کی طرف لپکتے''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بھی ستون کو سترہ بنا کر نماز پڑھا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں مصحف کے قریب والے ستون کے پاس نماز پڑھتے اور فرماتے تھے۔

((فأنی رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری الصلاة عندها))

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور سے اس ستون کو سامنے رکھ کر نماز پڑھتے تھے''(بخاری ، الصلاة ، باب الصلاة الی اسطوانة:٥٠٢)

صحیح بخاری میں ہے کہ:

((رای عمر رجلا یصل بین اسطرانین فادناه الی سارية فقال صلی الیها)) (بخاری ، تعلیقا ، باب الصلاة الی الاسطوانة)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ستون کی طرف کر دیا اور کہا کہ اس کے سامنے نماز پڑھ''

اور ابن ابی شیبہ میں یہ روایت موصولا بیان کی گئی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ:۳/ ۳۷۰)

ابو صالح سمان نے کہا کہ:

((رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ، فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَعَادَ لِيَجْتَازَ، فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الأُولَى، فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ، فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ:مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ؟ قَالَ:سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ))

''میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ سترہ کی طرف منہ کئے ہوئے لوگوں کے لیے اسے آڑ بنائے ہوئے تھے۔ ابو معیط کے بیٹوں میں سے ایک جوان نے چاہا کہ آپ کے سامنے سے ہو کر گزر جائے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ پر دھکا دے کر باز رکھنا چاہا۔ جوان نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن کوئی راستہ سوائے سامنے سے گزرنے کے نہ ملا۔ اس لیے وہ پھر اسی طرف سے نکلنے کے لیے لوٹا۔ اب ابو سعید رضی اللہ عنہ نے پہلے سے بھی زیادہ زور سے دھکا دیا۔ اسے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے شکایت ہوئی اور وہ اپنی یہ شکایت مروان کے پاس لے گیا۔ اس کے بعد ابو سعید رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے گئے۔ مروان نے کہا اے ابو سعید رضی اللہ عنہ آپ میں اور آپ کے بھتیجے میں کیا معاملہ پیش آیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی شخص نماز کسی چیز

کی طرف منہ کر کے پڑھے اور اس چیز کو آڑ بنا رہا ہو پھر بھی اگر کوئی سامنے سے گزرے تو اسے روک دینا چاہیے۔ اگر اب بھی اسے اصرار ہو تو اسے لڑنا چاہیے۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

بخاری ، الصلاۃ ، باب یدی المصلی من مرّبین یدیه (۵۰۹)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جمعہ کے دن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مسجد میں سترہ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ اسی طرح یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((رأیت انس بن مالك رضی اللہ عنہ فی المسجد الحرام وقد نصب عصا یصلی الیها)) (ابن ابی شیبه:۱/ ۳۱۰)(طبقات ابن سعد :۷/ ۱۱)

''میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد حرام میں اپنے سامنے بطور سترہ لاٹھی کو نصب کر کے نماز پڑھ رہے تھے''

امام نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((کان ابن عمر اذا لم یجد سبیلا الی ساریة من سواری المسجد قال لی ولّنی ظهرك)) (ابن ابی شیبة :۱/ ۳۱۳)

''کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مسجد کے ستون کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ممکن نہ پاتے تو مجھے کہتے کہ اپنی پست میری طرف پھیر دو (تاکہ میں اسے سترہ بنالو)''

معلوم ہوا کہ نمازی کو سترہ رکھ کر نماز ادا کرنے چاہئے وہ مسجد میں ہو یا مسجد کے صحن میں یا باہر صحرا وغیرہ میں۔ ساتھ ساتھ ہر آدمی سے بھی خیار رکھے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرنے سے بچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کس قدر گناہ ہے تو آگے سے گزرنے کی بجائے وہاں چالیس تک کھڑا رہنے کو پسند کرے۔''

راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن یا چالیس سال یا چالیس مہینے کہے۔ البخاری ، الصلاۃ ، باب إثم المار بین یدی المصلی: ۵۱۰۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصلاح نسواں

۴ ستمبر عالمی یوم حجاب

تحریر.....محمد عظیم حاصل پوری

کچھ عرصہ قبل ایک مسلمان خاتون مروہ شہر یعنی جرمنی کی عدالت میں پیش ہوئی جس کی گود میں ایک معصوم بچہ بھی تھا اس پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور وہ شہید ہوگئیں۔ان کا جرم صرف یہ تھا کہ انہوں نے اپنے سر کے اوپر ایک گز کپڑے کا سکارف پہن رکھا تھا۔بعدازاں فرانس،ڈنمارک،جرمنی،ہالینڈ نے حجاب پر پابندی لگا دی۔یہ طرز عمل بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی بھی ہے۔لندن میں ۱۲ جولائی ۲۰۰۴ء کو پروٹیکشن فار حجاب کے نام سے ایک کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں دنیا کے مختلف ممالک کے تین سو سے زیادہ نمائندے شریک ہوئے اور انہوں نے ۴ ستمبر کو عالمی یوم حجاب منانے کا فیصلہ کیا،اسی طرح برطانوی مسلمانوں کی تنظیم ''مسلم ایسوسی ایشن آف برٹن'' نے بھی لندن کی کانفرنس میں حصہ لیا اس کانفرنس کے مہمان خصوصی علامہ یوسف القرضاوی تھے انہوں نے بھی ۴ ستمبر کو عالمی یوم حجاب منانے کی تائید کی۔۲۰۰۴ء سے آج تک پوری دنیا میں مسلم خواتین حجاب ڈے ۴ ستمبر کو منا کر یہ پیغام دیتی ہیں کہ حجاب خواتین جبرًا یا ظلمًا نہیں پہنتیں بلکہ یہ اپنی عزت وعصمت کی حفاظت کے لیے حکم خداوندی سمجھ کر سکارف وحجاب اوڑھتی ہیں۔

حجاب کیا ہے.....؟

حجاب کی جمع حُجُب ہے اسکا معنی ''پردہ'' اور ''ہر وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان مائل ہو جائے۔'' قرآن مجید میں کئی مقامات پر پردے کے معنی میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولاً فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾(الشوری :۵۱)

''اور کسی آدمی کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر الہام (کے ذریعے) سے یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ اللہ کے حکم سے جو اللہ چاہے القا کرے بیشک وہ عالی رتبہ اور حکمت والا ہے۔''

دوسرے مقام پر ہے۔﴿وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَن سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ﴾(الاعراف :46)

''ان دونوں یعنی جنت اور دوزخ کے درمیان (اعراف نام) ایک دیوار ہوگی اور اعراف پر کچھ آدمی ہوں گے جو سب کو ان کی صورتوں سے پہچان لیں گے تو اہلِ جنت کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو یہ لوگ (ابھی) جنت میں داخل تو نہیں ہوئے ہوں گے مگر امید رکھتے ہوں گے۔''

شرعی حجاب سے مراد کہ عورت جب گھر سے باہر نکلے تو اپنے اوپر کوئی بڑی چادر اوڑھ کر نکلے جس سے اس کا سارا جسم چھپ جائے، صرف دیکھنے کے لیے آنکھ۔

حجاب اور پردہ کرنے کا حکم کیوں۔؟

اسلام عورت کو باوقار اور باعزت بنانا چاہتا ہے اور اسے قیمتی متاع شرم وحیا کا پیکر دیکھنا چاہتا ہے جس کے حصول کے لیے حجاب، چادر، اوڑھنی ضروری ہے۔

جبکہ اس کے برعکس مغربی تہذیب عورت کو بازار کی رونق، اقتصادی ترقی کے نام پر گھر سے باہر نکال کر اسے مال تجارت کی طرح نیلام کرنا چاہتی ہے۔ ہمیں مغربی تہذیب کو اپنا کر معاشرت کو بدکردار، فحاشی وعریانی کی دلدادہ عورت چاہیے یا کہ اسلامی حدود قیود کی پابند اپنی عزت وعصمت کی محافظ خاتون چاہیے اس کا فیصلہ ہم نے خود کرنا ہے۔ پردہ تنگ نظری اور بے جا پابندی کا نام نہیں بلکہ یہ عزت کی محافظت کا ضامن ہے۔

نزول حجاب

ابتداء اسلام میں مسلم خواتین بھی زیب وزینت کے ساتھ بے حجاب گھر سے باہر نکلا کرتی تھیں ازواج

مطہرات کا بھی یہی حال تھا۔ غیر مردوں کے گھروں میں داخلے پر کوئی پابندی نہیں تھی یہ صورتحال سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر گراں گزری جیسا کہ حدیث میں ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ:

﴿يَا رَسُولَ اللّٰه !يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَالْحِجَابِ﴾

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے گھر نیک اور فاسق ہر طرح کے لوگ آتے رہتے ہیں کاش! کہ آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب (پردے کا حکم) فرمادی۔'' (صحیح بخاری ، التفسیر (٤٧٩٠)

ارشاد ہوتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاء الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيْبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾(الاحزاب:٣٣/ ٥٩)

''اے پیغمبر! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (منہ) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں یہ اَمر ان کیلئے موجبِ شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی اُن کو ایذا نہ دے گا۔''

مزید فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِيْ مِنكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعاً فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاء حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾(الاحزاب:٣٣/ ٥٣)

''مومنو! پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر اس صورت میں کہ تم کو کھانے کیلئے اجازت دی جائے اور اُس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے لیکن جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ اور

جب کھانا کھا چکو تو چل دو اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھ رہو یہ بات پیغمبر کو ایذا دیتی ہے اور وہ تم سے شرم کرتے ہیں (اور کہتے نہیں) لیکن اللہ سچی بات کے کہنے کے سے شرم نہیں کرتا اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ تمہارے اور اُن کے دونوں کے دلوں کیلئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((يَقُولُ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ))

''حجاب کی آیت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے متعلق نازل ہوئی اور اس دن آپ نے روٹی اور گوشت ان کے ولیمہ میں کھلایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویوں پر وہ فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر ہی کر دیا ہے۔''

صحيح بخاری، التوحيد، باب قوله وكان عرشه على الماء(٧٤٢١)

ابن شہاب کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے اطلاع دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال کی تھی، میری والدہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے ہمیشہ کے لیے پیش کر دیا تھا، میں نے دس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور جب آپ کی وفات ہوئی، تو میں بیس برس کا تھا، حجاب کے بارے میں جو آیت نازل ہوئی، اس سے میں خوب واقف ہوں اور اول شان نزول آیت حجاب شب زفاف زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ہے، جس صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زینب بنت جحش دلہن بنیں، تو آپ نے اپنی قوم کو کھانا کھلایا، کھانے کے بعد اکثر تو ان میں سے چلے گئے، مگر ان میں سے کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے اور انہوں نے بڑی دیر لگائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر چلے گئے، میں بھی آپ کے ہمراہ اس خیال سے نکل گیا کہ شاید لوگ بھی چلے جائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ٹہلتے ہوئے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس آئے، تو خیال کیا، وہ لوگ چلے گئے ہوں گے، آپ پھر واپس آئے اور آپ کے ہمراہ میں بھی آیا، جب زینب رضی اللہ عنہا کے

پاس گئے تو دیکھا وہ لوگ بیٹھے ہیں، گئے نہیں، آپ پھر واپس آئے، اور میں بھی آیا، جب ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ کے پاس پہنچے اور گمان کیا کہ وہ چلے گئے ہوں گے، تو آپ پھر تشریف لائے، آپ کے ساتھ میں بھی تھا، اب معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا (تب ہی) پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

صحیح بخاری، النکاح، باب الولیمة حق (٥١٢٦) ومسلم (١٤٢٨)

مزید ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاء بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاء بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُوْلِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاء وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِن﴾ (النور:١٨/ ٣١)

''اور مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگھار کے مقامات) ظاہر نہ ہونے دیں۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

﴿يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ، لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلْيَضْرِبْنَ

بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ شَقَقْنَ مُرُوطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا﴾

''اللہ تعالیٰ پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں پر رحم کرے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور وہ اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھا کریں۔'' نازل کی تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں۔''

(صحیح بخاری، التفسیر ، باب قوله:ولیضربن بخمرهن علی ---(٤٧٥٨)

صاحبِ تفسیر ابن کثیر نے لکھا ہے کہ جیسے ہی کوئی انصاری صحابی اپنی بیوی، بیٹی، بہن یا رشتہ دار خواتین میں سے کسی کو جا کر یہ (سورۃ النور کی آیت ۳۱) سناتا تو سنتے ہی وہ خاتون اُٹھتی اور اپنے اوپر ایک موٹی چادر اوڑھ لیتی، حالانکہ اس وقت انہیں گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت درپیش نہ ہوتی، وہ صرف اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کے لیے ایسا کرتی۔

(تفسیر ابن کثیر (٣/ ٢٨٤)و فتح الباری (٨/ ٤٩٠)

صحابیات اور حجاب

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاکیزہ بیویاں حجاب اور پردے کا بڑا اہتمام کرتی تھیں۔ حضرت ابو اُسید انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر نکلے تو دیکھا کہ راستے میں مرد وزن اکھٹے چل رہے ہیں یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿اِسْتَأْخِرْنَ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ تَكُنَّ أَن تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ﴾

''ایک طرف ہو جاؤ کیونکہ تمہارے لیے راستے کے درمیان میں چلنا مناسب نہیں ہے۔ راستے کے ایک طرف چلنا لازم پکڑو۔''

(ابو داود، الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال (٥٢٧٢)حسن

راوی حدیث کہتے ہیں کہ یہ سن کر صحابیات پھر اسطرح راستے کے کناروں پر چلتی کہ دیوار کے ساتھ کپڑے چمٹ جانے کا خدشہ رہتا۔

سیدہ ام خلاد رضی اللہ عنہا کا لختِ جگر ایک غزوہ میں جام شہادت نوش کر جاتا ہے انہیں خبر ملتی ہے کہ تیرا

صاحبزادہ راہ خدا میں شہید ہو چکا ہے۔ام خلاد رضی اللہ عنہا زبان سے اِنا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتی ہوئی بیٹے کی جدائی اور فراق کے صدمے سے نڈھال اور پریشان حال اپنے پھول کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے دربار رسالت میں حاضر ہوتی ہیں مگر اس حال میں سارا جسم ایک موٹی سی چادر میں لپٹا ہوا اور چہرے پر نقاب ڈالا ہوا ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس صابرہ، شاکرہ، باحیا اور پردہ دار خاتون کو دیکھ کر حیرت سے کہا کہ دیکھو اس وقت بھی اس نے نقاب کیا ہوا ہے جبکہ ماں کو بیٹے کی وفات کی خبر سن کر تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔نوجوان شہید کی ماں سیدہ ام خلاد رضی اللہ عنہا نے اصحاب رسول کی بات سب کر فرمایا:

﴿اَنْ اَرْزَءَ ابْنِیْ فَلَنْ اَرْزَءَ حَیَاتِی﴾

''میرے بیٹے کی جان گئی ہے میرا حیا تو نہیں مرا'' تفھیم القرآن (۳/ ۳۸۱)

ازواجِ مطہرات اور حجاب

واقعہ افک میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان ہے کہ صفوان بن معطل سلمی ذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے ہوتے تھے وہ صبح کے وقت میری جگہ کے قریب پہنچ گئے، اور انہوں نے دیکھا کہ ایک انسان سویا ہوا ہے لیکن جب وہ میرے قریب آئے تو انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا۔کیونکہ:

﴿وَکَانَ یَرَانِی قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَیْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِیْنَ عَرَفَنِی فَخَمَّرْتُ وَجْهِیْ بِجِلْبَابِی﴾

''حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہوا تھا انہوں نے جب مجھے دیکھا تو ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ پڑھا تو ان کے پڑھنے کی وجہ سے میں بیدار ہوگئی اور میں نے اپنی اوڑھنی کے ساتھ اپنے چہرے کو چھپا لیا۔''

(صحیح بخاری:الفسیر، باب لولا اذسمعتوہ (٤٧٥٠)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت احرام میں تھیں اور قافلے ہمارے سامنے سے گزرتے تھے۔

﴿فَاِذَا حَاذُوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلٰی وَجْهِهَا فَاِذَا

جَاوَزُونَا كَشَفْنَا﴾

''جب وہ سامنے آتے تو ہم اپنی چادریں منہ پر لٹکا لیتی اور جب وہ گزر جاتے تو منہ کھول لیتیں۔''

(ابوداود ، المناسك ، باب فی المحرمة تغطی (۱۸۳۳)وابن ماجه (۲۹۳۵)حسن

ام علقمہ بنت ابی علقمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیقؓ کو دیکھا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس حال میں آئی تو اس پر ایک باریک کپڑے کی اوڑھنی تھی جس سے اس کی پیشانی ظاہر ہو رہی تھی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی اوڑھنی پھاڑ ڈالی اور فرمایا:

﴿ اَمَا تَعْلَمِيْنَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ سُوْرَةِالنُّوْرِ﴾

''کیا تمہیں ان احکام کا علم نہیں جو اللہ تعالیٰ نے سورت نور میں نازل فرمائے ہیں۔''

پھر انہوں نے ایک (موٹے کپڑے کی) اوڑھنی منگوائی اور اسے پہنا دی۔

(جلبات المرأة المسلمة (ص/ ١٢٦)و طبقات ابن سعد (٨/ ٤٦)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول ﷺ!

﴿اِنِّـی امْرَاَةٌاُطِيْلُ ذَيْلِیْ وَاَمْشِیْ فِی الْمَكَانِ الْقَذِرِفَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه :يُطَهِّرُهُ مَابَعَدَهُ﴾

''میں ایسی عورت ہوں کہ اپنی چادر کو لمبا رکھتی ہوں اور کبھی راہ چلتے نجس جگہ سے بھی گزر ہوتا ہے۔ (اور چادر کا پلو اس پر سے ہو کر گزرتا ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (چادر اٹھا کر پاؤں ننگے کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ) بعد والی جگہ اس (گندگی سے گرانے والے پلو) کو پاک کر دیتی ہے (جب وہ خشک جگہ سے گزرتی ہے)

(ابو داود ، الطهارة ، باب الاذی یصیب الذیل (۳۸۳)وابن ماجه (۵۳۱)صحیح

حضرت ابن ام مکتوم قبیلہ قریش کے ایک معزز صحابی اور مسجد نبوی ﷺ کے مؤذن تھے اور چونکہ نابینا تھے، اس لیے ازواج مطہرات کے حجروں میں آیا کرتے تھے، ایک دن آئے تو آنحضرت ﷺ نے حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''ان سے پردہ کرو'' بولیں: ''وہ تو نابینا ہیں'' فرمایا:

''تم تو نابینا نہیں ہو۔تم تو انہیں دیکھتی ہو''۔ مسند أحمد (٦ / ٢٩٦)فيه ضعف

نبی کریم ﷺ نے قیامت کی ہولنا کی اور ہیبت کا ذکر کیا کہ جس دن ستر وحجاب تو کیا لوگوں پر لباس بھی نہیں ہوگا جب امہات المومنین نے سنا تو حجاب اور پردے کی فکر لاحق ہوگئی۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا﴾

''روز قیامت لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ساختہ حالت میں اکٹھا کیا جائے گا۔''

میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ:

﴿الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلَى بَعْضٍ﴾

''تب مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو تو نہیں دیکھیں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اس دن کی سختی اس سے کہیں زیادہ ہوگی کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھیں

(صحيح مسلم ، الجنة ، باب فناء الدنيا وبيان(٢٨٥٩)

شرعی پردہ کی شرائط:

(۱) چادر یا برقع ایسا ہو جو سر سے لے کر پیروں تک پورے جسم کو ڈھانپ لے چہرہ نظر آئے نہ بازو ،چھاتی نظر آئے نہ گدی حتی کہ ہاتھ اور پیر بھی نظر نہ آئیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (الاحزاب:٥٩)

''اے نبی ﷺ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔اللہ غفور رحیم ہے''

(۲) چادر یا برقع بھی بجائے خود زینت یعنی جاذب نظر نہ ہو جیسے اس پر کڑھائی کا کام کیا گیا ہو یا

پرکشش رنگ کا حامل ہو یا اتنا خوب صورت اونفیس ہو کہ بے اختیار مردوں کی نظریں عورت کی طرف اٹھ جائیں گویا مذکورہ قسم کی چادر یا برقع سے بھی پردے کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔

(۳) چادر یا برقع ایسے باریک اور شفاف کپڑے کا نہ ہو جس میں عورت کا جسم چھلکے گویا چادر یا برقع کا کپڑا سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ موٹا بھی ہو۔

بہت چست یا بہت باریک ہوتا ہے جو عورت کے نشیب وفراز' ٹانگوں پیٹ' پہلو اور سینہ سب کو نمایاں کرتا ہے۔ لہٰذا مسلمان خواتین ایسے لباس سے دور رہیں جو کہ فتنہ کے سیلاب برپا کر سکتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا.....نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا))

''جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے دیکھا نہیں ہے۔ ایک قسم ان عورتوں کی ہیں جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی مٹک مٹک کر، مونڈھوں اور کہولوں کو ہلا ہلا کر چلیں گی۔ انکے سر اونٹ کے جھکے ہوئے کوہان کی طرح ہوں گے وہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اسکی خوشبو پائیں گی حالانکہ اسکی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جائے گی''

صحيح مسلم، اللباس والزينة، باب النساء الكاسيات.....(٢١٢٨)

(۴) وسیع وکھلا ہو۔ اس طرح تنگ نہ ہو کہ جسم کا انگ انگ اس سے نمایاں ہوتا ہو یا فتنے میں ڈالنے والی جگہیں واضح ہوں یا اس سے جسمانی ساخت اور اس کے خدوخال کی غمازی ہوتی ہو۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو قبطی کپڑے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بطور ہدیہ بھیجے تھے ان میں سے ایک موٹی چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی عنایت فرمائی جسے میں نے اپنی بیوی کو پہننے کے لیے دے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ جو چادر میں نے تمہیں دی تھی اسے استعمال کیوں نہیں کیا، میں نے عرض کیا: اسے میں نے اپنی بیوی کو دے دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿مُرْهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَالَةً﴾

''اسے کہہ دو کہ اسے کے نیچے کوئی استر (شمیز) لگا لے۔''

﴿فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حَجْمَ عِظَامِهَا﴾

کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ اس سے اس کے جسم کی ساخت ظاہر ہوگی۔(مسند احمد (٢١٧٨٦)

(۵)اس کے کپڑے سینٹ یا خوشبو سے معطر نہ ہوں۔

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَ اَنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَ كَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةٌ))

''ہر آنکھ زنا کار ہے اور بے شک جو عورت خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گزرے وہ ایسی ویسی یعنی زانیہ ہے''۔ ابوداؤد، الترجل (٤١٧٣) صحيح .

البتہ عورت کی خوشبو رنگ ہے جیسے مہندی وغیرہ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((طِيْبُ الرِّجَالِ مَاظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَاظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ))

''مردوں کی خوشبو وہ ہے جسکی بو ظاہر ہو اور رنگ خفی ہو اور عورتوں کی خوشبو جسکا رنگ ظاہر ہو اور بو خفی ہو''

ترمذی، الادب، باب ماجاء فی طیب الرجال والنساء(٢٧٨٧)(٢٧٨٨)

معلوم ہوا بو والی خوشبو لگانا عورتوں کا مردوں کی مشابہت کرنا ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے بلکہ ایسی عورت کو ملعون قرار دیا ہے۔ جو مردوں سے مشابہت کرتی ہے

ترمذی ، الادب ، باب ماجاء فی المتشبهات بالرجال من النساء(٢٧٨٤)

٦۔مردوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَمَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ﴾

''وہ عورتیں جو مردوں کے مشابہت اختیار کریں وہ ہم میں سے نہیں ہیں اور جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کریں وہ بھی ہم میں سے نہیں۔'' (مسند احمد (١١/ ٤٦٢)(٦٨٧٥)

ایک اور روایت میں ہے۔

﴿لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الرَّجُلَ يَلْبِسُ لِبْسَةَ الْمَرأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبِسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ﴾

''رسول اللہ ﷺ نے اس مرد کو ملعون قرار دیا ہے جو عورتوں کا سا لباس پہنتا ہے اور اس عورت کو بھی ملعون قرار دیا ہے جو مردوں کا سا لباس پہنتی ہے۔

(ابو داود ، اللباس ، باب فی لباس النساء (٤٠٩٨)صحیح

٧۔کافر عورتوں کے لباس کے مشابہ بھی نہ ہو۔

ایک بار حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ پیلے رنگ کا جوڑا پہن کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ هٰذِهِ ثِيَابُ الْكُفَّارِ لَا تَلْبَسْهَا﴾

''یہ کافروں کا لباس ہے اسے مت پہنو۔'' (مسلم ، اللباس (٢٠٧٧)(٥٤٣٤)

٨۔لباس شہرت ونمائش والا نہ ہو۔

لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو نمایاں پیش کرنے والا لباس شہرت کا لباس ہے ایسا لباس نہیں پہننا چاہیے،خصوصًا عورتوں کو۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ أَلْهَبَ فِيْهِ نَارًا﴾ (ابو داود ، اللباس ، باب فی لبس الشهرة (٤٠٦٩)

''جو شخص دنیا میں شہرت کی خاطر لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ذلت کا لباس پہنائے گا۔پھر اس میں آگ لگا دی جائے گی۔''

عورت کا پردہ کن افراد سے کرنا ضروری ہے

ا۔سورۃ نور کی آیت ٣٠،٣١ میں اس چیز کا تذکرہ ہے۔

''اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور سسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگھار کے مقامات) ظاہر نہ ہونے دیں۔'' (النور:۱۸/ ۳۱)

۲۔ چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد سے پردہ ضروری ہے۔

۳۔ عورت کا اپنے دیور، جیٹھ، بہنوئی سے اختلاط غلط ہے اور پردہ فرض ہے۔

۴۔ عورت کے رضاعی بھائی کا اپنی رضاعی بہن کی بہنوں سے اختلاط حرام ہے۔

۵۔ شادی بیاہ کے موقع پر اور دیگر دوسری تقریبات میں مرد وزن کا بے حجابی میں اختلاط حرام ہے۔

۶۔ شادی کے بعد مرد وعورت کا تمام گھر والوں اور اہل محلّہ کے سامنے مووی یا تصاویر بنانا (گویا بے پردگی ہے) اور حرام ہے۔

۷۔ ٹیکسی، رکشے میں اکیلی عورت کا سفر کرنا درست نہیں البتہ اگر ساتھ محرم ہو تو بھی ساتھ پردہ کرنا ضروری ہے۔

۸۔ حجاب میں سے یہ بھی ہے کہ عورت بغیر محرم کے حج نہیں کر سکتی۔

۹۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں لڑکیوں کا لڑکوں کے ساتھ مل کر پڑھنا اور اسی طرح جامعات کی دیگر تقریبات میں مل بیٹھنا حجاب کے خلاف اور حرام ہے۔

۱۰۔ علمی اجتماعات، کانفرنسوں، مشاعروں اور دیگر اس قسم کی تقریبات میں مرد وعورت کا پہلو بہ پہلو بیٹھنا درست نہیں۔

۱۱۔ الغرض محرم رشتوں کے علاوہ جن کو قرآن نے بیان کیا ہے (سورۃ نور میں) سب سے پردہ کرنا عورت کا اولین فریضہ ہے۔

محرم رشتے یہ ہیں!

نسبی محارم: باپ، دادا، بیٹا، پوتا، چچا، ماموں، بھانجا اور بھتیجا۔

سسرالی محارم: سسر، داماد، خاوند کا بیٹا

رضاعی محارم: رضاعت سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے ہوتے ہیں۔

مسلم، الرضاع (١٤٤٤)

میں تو جہنم کی تپش سے بچنے کے لیے حجاب لیتی ہوں

دمشق کی یونیورسٹی کی ایک طالبہ جو امہات المؤمنین کو اپنے لیے رول ماڈل تصور کرتی تھی وہ حجاب اوڑھ کر جا رہی تھی کہ ایک شخص نے اس سے سوال کر دیا۔ آپ نے اس سے شدید گرمی میں اپنے آپ کو برقعہ اور حجاب میں کیوں قید کر رکھا ہے اور اس قدر مشقت اور تکلیف کس لیے برداشت کر رہی ہیں؟ تو اس نے بلا تأمل قرآن کریم سے استدلال کرتے ہوئے جواب دیا۔

﴿قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَّو كَانُوْا يَفقَهُون﴾(التوبہ :9/ ٨١)

''کہہ دیجئے! جہنم کی آگ بہت زیادہ گرم ہے کاش یہ لوگ اس حقیقت کو جان لیتے۔

آپ کو شاید معلوم نہیں کہ میں دنیا کی یہ گرمی اور حبس اس لیے برداشت کر رہی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس اطاعت رسول پر خوش ہو کر جہنم کی آگ سے بچا لے جو دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ سخت اور گرم ہے۔ (شخصية المرأة المسلمة للدكتور محمد علي الهاشمي)

کیا یہ انداز مسلمانی ہے

جرمنی کا چانسلر ترکی کے دورے پر آیا۔ وزارت ثقافت و تعلیم ترکی نے اس کے بے مثال استقبال کا پروگرام بنایا۔ اپنی ثقافت، اپنی تہذیب دکھانے کے لیے اور اپنے آپ کو ایک ایڈوانس ملک ثابت کرنے کے لیے وہ بعض اسکولوں کی نوجوان بچیوں کو سڑکوں پر لے آئے۔ سڑکوں کے کنارے نوجوان بے پردہ لڑکیاں پھول لے کر کھڑی تھیں، وہ جہاں سے گزرتا اس پر پھول نچھاور کیے جاتے۔

جرمن چانسلر نے جب لڑکیوں کے لباس کو دیکھا تو اسے بے حجابی کے سوا کچھ نظر نہ آیا اس نے ذمہ داران حکومت ترکیہ سے خطاب کرتے ہوتے کہا۔ ''میں جب ترکی آ رہا تھا تو میرا خیال تھا

میں ایک اسلامی ملک جا رہا ہوں ۔وہاں مجھے خواتین میں اسلامی پردہ اور اسلامی اقدار نظر آئیں گی ۔مگر یہاں تو مجھے بے پردگی ہی نظر آئی ۔یورپ میں یہی چیز تو ہمیں لے ڈوبی ہے،گھرانے تباہ و برباد ہوگئے ۔ہمارا خاندانی نظام پورے کا پورا تباہ برباد ہوکر رہ گیا مسلمانو! کیا تم بھی ۔۔؟

(الآلی الحسان للشیخ محمدبن عبدالعزیز المسند)

برقعے میں لپٹی..... چہرے پر نقاب لئے ایک مسلمان عورت فرانس کی ایک سپر مارکیٹ میں خریداری کر رہی تھی ۔ٹرالی میں مطلوبہ سامان ڈالنے کے بعد وہ کیش کاؤنٹر کی طرف ادائیگی کے لیے بڑھی ۔چست لباس پہنے ہوئے سیلز گرل اپنے نقش ونگار سے عرب لگ رہی تھی ۔اس نے حجاب میں لپٹی عورت کو ایک حقارت سے دیکھا اور بڑبڑاتے ہوئے اس کا حساب بنانے لگی ۔حجاب والی عورت خاموش کھڑی تھی ،لیکن اس کی خاموشی سیلز گرل کیلئے مزید جھنجھلاہٹ کا باعث بنی ۔بولی:

''پہلے کیا کم مسائل ہیں فرانس میں ہم مسلمانوں کے لیے.....روز ایک نئی مصیبت کھڑی ہوتی ہے.....تمہارا یہ نقاب ہی تو ان مسائل کی جڑ ہے.....ہم یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ ہم تجارت یا سیاحت کے لیے آتے ہیں،دین کی اشاعت اور اسلاف کی تاریخ بیان کرنے نہیں.....اگر تم اتنی ہی دیندار ہو تو واپس جاؤ اپنے وطن اور جیسے چاہو رہو.....ہماری جان چھوڑو۔''

پردہ دار خاتون نے اپنا پرس کاؤنٹر پر رکھا اور اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دیا.....سنہرے بال.....نیلی آنکھیں.....یورپی نقوش ۔کہنے لگی.....

''میں خاندانی فرانسیسی ہوں .....یہ فرانس تمہارا نہیں میرا وطن ہے.....پر میرا دین اسلام ہے.....بات اور کچھ نہیں ہے.....بات صرف یہ ہے کہ.....تم لوگوں نے اپنے دین کو بیچ دیا ہے۔اور ہم نے اسے خرید لیا ہے۔''

دل ہو وفا پسند،نظر ہو حیا پسند
جس حسن میں یہ وصف ہو وہ ہے خدا پسند

اے خاتون مسلم! بے پردہ باہر نکل کر اپنے گھر والوں کو دیوث مت بنا.....

چہرے پر تھپڑ مارنے والا اندھا ہوگیا

ایک اندھا شخص جس کا ہاتھ بھی مفلوج تھا اور سوکھ کر کانٹا ہو چکا تھا۔ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ اے اللہ! مجھے معاف فرما، لیکن مجھے لگتا نہیں ایسا ہوگا لوگوں کو اس کی اس بات سے تعجب ہوا اور کہا: اللہ سے ڈرو کیا اونٹ پٹانگ کہہ رہے ہو اس شخص نے کہا اگر آپ میری پوری بات سنیں گے تو آپ بھی کہیں گے کہ ٹھیک ہی کہہ رہا ہوں۔ پھر اس نے بتایا۔ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

ہم ان کے کمرے میں داخل ہوئے تو ان کی اہلیہ بھی وہاں تھیں اس گمبھیر صورت حال میں بھی انہوں نے پردے کا خاص اہتمام کر رکھا تھا اور انہوں نے اپنے چہرے کو بھی ڈھانپا ہوا تھا میں نے انہیں تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اپنے چہرے سے کپڑا ہٹاؤ۔ وہ کہنے لگیں، کیوں؟ میں نے کہا۔ میں تمہارے چہرے پر تھپڑ مارنا چاہتا ہوں۔ وہ کہنے لگیں تمہیں پتا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا فرمایا۔ آپ نے فرمایا: میں اس سے کیوں نہ حیا کروں جس سے آسمان کے فرشتے بھی حیا محسوس کرتے ہیں میرے دیگر ساتھی تو یہ جملہ سن کر شرمندہ ہوگئے اور پیچھے ہٹ گئے لیکن میں اپنی بات پر مصر رہا۔

وہ اپنے چہرے سے کپڑا ہٹانے پر کسی صورت بھی آمادہ نہ ہوئیں میں نے ویسے ہی ایک زناٹے دار تھپڑ ان کے چہرے پر رسید کر دیا۔۔ سیدہ نائلہ کہنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ تیری آنکھوں کو اندھا اور ہاتھ کو مفلوج کرے اور تمہیں کبھی معاف نہ کرے۔

اللہ کی قسم! میں جیسے ہی باہر نکلا میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ اور میرے ہاتھ نے کام کرنا چھوڑ دیا اور یہ خشک ہونے لگا۔ یہ دونوں دعائیں تو پوری ہو چکی ہیں مجھے خدشہ ہے کہ ان کی تیسری دعا بھی قبول کر لی جائے گی۔ (مجابوالدعوۃ ص ۷۰، دعاؤں کی قبولیت کے واقعات ص ۱۵۲)

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں — اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟ — کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت

تحریر..... محمد عظیم حاصل پوری

الوہیت کے بعد سب سے بڑا منصب نبوت ہے، اس منصب کے لیے سب سے اشرف مخلوق انسانوں میں سے ایسے مومن مرد کا انتخاب اللہ تعالی خود کرتا ہے جو تمام انسانی خصائل حمیدہ کا جامع ہو، نبی اپنے دور کا انسانِ کامل ہی نہیں بلکہ مومن کامل اور خدائی انتخاب ہوتا ہے' اس میں کسب کو قطعاً کوئی دخل نہیں ہوتا کہ کوئی مرد یا عورت اپنے اخلاق و اعمال اور غیر معمولی صلاحیتوں اور کوششوں سے اسے حاصل کر سکے۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ روئے زمین کی ہر قوم اور ہر انسانی طبقے کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور آپ کی لائی ہوئی کتاب قرآن مجید تمام آسمانی کتب کے احکام منسوخ کرنے والی اور آئندہ کے لیے تمام معاملات کے احکام و قوانین میں جامع و مانع ہے۔ قرآن کریم تکمیل دین کا اعلان کرتا ہے۔ گویا انسانیت اپنی معراج کو پہنچ چکی ہے اور قرآن کریم انتہائی عروج پر پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ اس کے بعد کسی دوسری کتاب کی ضرورت ہے، نہ کسی نئے نبی کی حاجت۔ چنانچہ امت محمدیہ کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ آپ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا اور دعویٰ نبوت میں ظلی' بروزی (سایہ' عکس)' مثیل مسیح اور مسیح موعود کی اصطلاحیں سب بے کار اور بے معنی ہیں۔ نیز قرآن وسنت کی روشنی میں ختم نبوت کا انکار محال ہے، عہد رسالت سے جب بھی اور جہاں بھی کسی نے نبوت کا دعوی کیا، امت مسلمہ نے متفقہ طور پر اسے جھوٹا قرار دیا اور اس کا قلع قمع کرنے میں ہر ممکن کوشش کی اور اسے کیفر کردار تک پہنچایا۔ ستمبر ۱۹۷۴ء وہ تاریخ ہے جس میں قادیانیوں کو پاکستان میں اقلیت قرار دیتے ہوئے غیر مسلموں کی فہرست میں شامل کر دیا گیا تھا۔

ختم نبوت قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید میں بیسوں ایسی آیات ہیں جو ختم نبوت پر دلالت کرتیں ہیں مگر اختصار کے پیش

نظر اس مقام پر صرف دس آیات بینات درختم نبوت درج کی جارہی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱ ..... ''محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین (یعنی نبوت کو ختم کرنے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے'' (الاحزاب:۴۰)

۲ ..... ''آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا'' (المائدہ:۳)

۳ ..... ''اور (اے محمد ﷺ!) ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے'' (سبا:۲۸)

٤ ..... '' (اے محمد ﷺ!) کہہ دو کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا یعنی اُس کا رسول ہوں'' (الاعراف:۱۵۸)

۵ ..... ''اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اُس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اُس کی مدد کرنی ہوگی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اُس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (اللہ نے) فرمایا کہ تم (اس عہد و پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں، تو جو اُس کے بعد پھر جائیں وہ نافرمان ہیں'' (آل عمران:۸۱۔۸۲)

ختم نبوت احادیث کی روشنی میں

کتب احادیث میں بیسوں ایسی احادیث ہیں جو ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں جن میں اکثر و بیشتر سندا کمروز ہیں مگر اختصار کے پیش نظر اس مقام پر صرف چند احادیث درختم نبوت حسن یا صحیح درجے کی درج کی جارہی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ مجھے چھ چیزوں کے ساتھ انبیاء پر فضلیت دی گئی ہے، مجھے جامع کلمات دیئے گئے ہیں اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی

ہے مال غنیمت کو میرے لیے حلال کیا گیا ہے، میرے لیے ہی تمام زمین پاک، مطہر اور مسجد بنادی گئی ہے، اور مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے اور میرے ساتھ نبوت کا اختتام ہو گیا ہے۔''

مسلم (۵۲۳)(۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''نہیں ہے نبوت سے مگر مبشرات، دریافت کیا گیا کہ مبشرات کیا ہے۔؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچے خواب'' بخاری (٦٩٩٠) و مسلم (٤٧٩)(٢٠٧)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت میں ستائیس اشخاص کذاب و دجال ہوں گے ان میں سے چار عورتیں ہوں گی، میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا'' مسند احمد (٢٣٣٥٨) صحیح

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نام خود بیان فرمائے کہ:

میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں مقفی (سب سے آخر میں آنے والا) ہوں اور میں حاشر ہوں اور میں نبی التوبہ ہوں اور میں نبی الرحمہ ہوں'' مسلم (٢٣٥٥)(٥٠٧)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں پیچھے رہنے کا حکم دیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ تو میرے نزدیک ایسے ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون کا مقام تھا؟ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے'' بخاری، المغازی (٤٤١٦)

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں انبیاء میں سے آخری ہوں اور تم امتوں میں سے آخری ہو''

مستدرك حاكم (٨٦٢٠) صحيح على شرط مسلم

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتا'' ترمذی (٣٦٨٦) حسن

تحریک ختم نبوت کا مختصر تعارف

۱۸۹۱ء میں جب مرزا غلام احمد نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تو ۳۱ جنوری ۱۸۹۱ء کو لاہور سے جماعت اہلحدیث کے مایہ ناز عالم دین مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ نے مرزا کو ایک خط لکھا جس سے تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا نیز سب سے پہلے جس نے مرزا کے متعلق فتوی تکفیر دیا وہ مولانا محدث نذیر حسین دہلوی ہیں پھر اس فتوی کی تصدیق کر کے شرق وغرب سے معاصر علماء کرام نے اس تحریک میں شمولت اختیار کرنی شروع کر دی۔ ڈاکٹر محمد بہاؤالدین صاحب نے اپنی کتاب ''تحریک ختم نبوت'' کی جلد نمبر سوئم کے صفحہ ۴۹۰ تا ۵۰۴ تک ان خوش نصیبوں کے نام درج کئے ہیں جو اس تحریک کے سربراہان یا کارکنان تھے۔

قیام پاکستان کے بعد قادیانی جماعت کے سرگرم رکن ظفر اللہ خان (جس کا تعلق ڈسکہ شہر سے تھا اور انگریز سرکار نے اسے اپنی خدمات کے عوض سر کا خطاب دے رکھا تھا۔ سر ظفر اللہ خان کی باقیات ابھی بھی ڈسکہ میں ہی مقیم ہیں) کو پاکستان کا وزیر خارجہ مقرر کیا گیا۔ اس کی شہ پر مرزا کے پیروکاروں اور حواریوں نے 'ربوہ' کو اپنا تحریکی مرکز بنالیا اور وہیں سے اسلام دشمن سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ مرزا کے پوتے ایم۔ایم۔احمد نے ساہیوال (منٹگمری) کے ڈپٹی کمشنر کی حیثیت سے قادیانیت کے فروغ کے لیے انتھک کوششیں کیں۔ اس نے تو اس مقصد کے لیے دن رات ایک کر دیا تھا اور ضرورت پڑنے پر سرکاری مشینری اور ہر ممکن حد تک طاقت کے استعمال سے بھی دریغ نہ کیا تھا۔

۱۹۵۳ء میں ملت اسلامیہ اور اس کے راہنماؤں نے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو کچلنے کے لیے ایک بار پھر ''تحریک ختم نبوت'' چلائی' جوں جوں یہ تحریک (منہ زور سیلاب کی طرح) آگے بڑھتی گئی توں توں نہ صرف قادیانیوں کی نیندیں حرام ہوگئیں بلکہ اس تحریک نے حکومت کو بھی اس مسئلے پر سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور کر دیا۔ فدایان اسلام کی اس تحریک کا راستہ روکنے کے لیے حکومت پاکستان نے پنجاب بھر میں مارشل لاء لگا دیا۔ علماء کرام اور تحریک ختم نبوت کے جانثاروں کو قادیانی فتنہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے اور بہانگ دہل نعرہ حق لگانے کی پاداش میں عدالت نے سزائے موت سنادی جو بعد ازاں معاف کر دی گئی اور اس طرح تحریک وقتی طور پر دب گئی۔

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریک دوبارہ بھڑک اٹھی ۔ واقعہ کچھ یوں ہوا کہ ۲۰ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبہ جناب ایکسپریس کے ذریعے اپنے تفریحی و معلوماتی سفر سے ملتان واپس جا رہے تھے ۔ جب ان کی گاڑی ربوہ اسٹیشن پر پہنچی تو قادیانیوں کی ایک مسلح جماعت ان نہتے اور بے گناہ طلبہ پر اچانک حملہ آور ہو گئی ۔ جس کے نتیجے میں کئی ایک طالب علموں نے جام شہادت نوش کیا جبکہ بیشتر طلبہ شدید زخمی حالت کے پیش نظر مختلف ہسپتالوں میں کئی روز تک زیر علاج رہے ۔ اس واقعہ کا ردعمل بہت شدید ہوا اور ملک بھر میں اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند ہوئی ۔ عوام نے قادیانیوں کو اقلیت دینے کا مطالبہ کر دیا ۔ بعد ازاں عوام کا یہ مطالبہ ایک تحریک بن گیا جس میں روز بروز شدت آتی گئی ۔ قادیانی فرقہ اس خوش فہمی میں مبتلا تھا کہ چونکہ ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں انھوں نے پیپلز پارٹی کی سرعام حمایت کی تھی ، اس لیے ذوالفقار علی بھٹو عوام کا یہ مطالبہ نہ صرف مسترد کر دیں گے بلکہ انھیں (قادیانیوں کو) پورا پورا تحفظ بھی فراہم کریں گے لیکن سیاستدان ذوالفقار علی بھٹو نے عوامی نمائندہ ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا اور پارٹی پالیٹیکس سے بالاتر ہو کر اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور و خوض کیا اور اراکین قومی اسمبلی کو اپنے ضمیر کے مطابق اس مسئلے پر آزادانہ رائے دہی کی اجازت دے دی ۔ (یاد رہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا یہ مسئلہ تقریباً ۹۰ سال سے زیر التوا تھا اور ابھی تک اس بارے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو پایا تھا) ۔

قومی اسمبلی نے حکومت کی تحریک پر اپنے آپ کو ایک خصوصی کمیٹی میں تبدیل کر دیا جس کی کاروائی اس قدر خفیہ رکھی گئی کہ عوام کو اس کی ہوا تک نہ لگنے دی گئی ۔ اس مسئلے پر مزید بحث و تمحیص اور تبصروں کی ممانعت کر دی گئی تا کہ تصادم کی فضا پیدا نہ ہو سکے ۔ قادیانی فرقے کے سربراہ ناصر احمد اور لاہوری پارٹی کے سربراہ کے بیانات قومی اسمبلی کے اراکین نے خود سنے اور ان سے وضاحتیں طلب کیں ۔ اس طرح کافی غور و خوض کے بعد ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ۔ اسی شام سینٹ نے قومی اسمبلی کے فیصلے کی توثیق کر دی اور اس وقت کے صدر مملکت چودھری فضل الٰہی نے بھی اس فیصلے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ۔ اس طرح ذوالفقار علی بھٹو کی ذہانت و خلوص ، فہم و فراست اور سیاسی تدبر کی وجہ سے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا ۹۰ دہائیوں سے

زیرالتوا مسئلہ مناسب اور عوامی جذبات کے مطابق حل ہوا۔

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے آئین کی دفعہ ۲۶۰ کی ذیلی دفعہ (۳) میں شام چار بجے جو قومی اسمبلی کے اجلاس میں جو اضافہ ہوا وہ یہ ہے:

۱.....جو شخص حتمی اور غیر مشروط طور پر حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہیں رکھتا یا کسی بھی مفہوم کے انداز بیان کے تحت کسی اور شخص کو نبی مانتا ہے یا ایسے دعویدار کو مذہبی مصلح سمجھتا ہے وہ آئین اور قانون کے تحت مسلمان نہیں ہے۔

۲.....پاکستان میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو آخری نبی ماننے کے خلاف عقیدے کا اظہار اور تبلیغ قابل تعزیر جرم ہوگا۔

۳.....قادیانی گروپ کے افراد یا لاہوری گروپ کے افراد کے لیے جو خود کو احمدی کہتے ہیں ہندوؤں، عیسائیوں اور بودھ اقلیتوں کی طرح صوبائی اسمبلیوں میں علیحدہ نشستیں مخصوص کی جائیں گی۔

۴.....شناختی کارڈ اور شہریوں کی لازمی رجسٹریشن سے متعلق قانون اور انتخابی فہرستوں کے قانون میں ترمیم کی جائے گی تاکہ اس میں قادیانیوں کے مسلمانوں سے علیحدہ ہونے سے متعلق ضروری اندراج کیا جاسکے۔

الحمدللہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے بعد پاکستان میں منکرین ختم نبوت (قادیانیوں) کا مسئلہ ہمیشہ کے لیے حل ہوگیا۔ اب آئین پاکستان کے تحت وہ ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں، بودھوں اور دوسری غیر مسلم اقلیتوں کی طرح وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اب اس سلسلے میں سب سے زیادہ ضرورت اس جماعت کے بڑھتے ہوئے ارتدادی عزائم کو روکنا اور اس تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے سے قبل اس جماعت کے پیروکار اسلام ہی کے فرزند تھے۔ بدقسمتی سے یہ مرزا قادیانی کی تلبیس کا شکار ہوگئے۔ اب انھیں پھر راہ ہدایت دکھانے کی ضرورت ہے۔ یہ کام ذمہ داری کے ساتھ نہایت محبت، شائستگی اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ہونا چاہیے۔ افسوس ستمبر ۱۹۷۴ء کے بعد

جلسوں کا اہتمام تو بہت ہوا لیکن ان فریب خوردہ حضرات کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کا کام جیسا کہ ہونا چاہیے تھا نہ ہوسکا۔ اب ضرورت ہے کہ محبت، اخلاق اور اخلاص کے ساتھ ان کے دلوں پر اسلام کی دستک دی جائے۔

جھوٹے مدعیانِ نبوت

بعض لالچی و نفس پرست اور مکار لوگ اپنی عقل و ذہانت، علم و دانائی اور اقتدار و حکومت کے بل بوتے پر اس خدائی منصب پر از خود فائز ہونے کی ناپاک و ناکام جرأت سے باز نہیں رہے اور جھوٹا دعوائے نبوت کر بیٹھے۔ مرد تو مرد عورتیں بھی پیچھے نہیں رہیں۔ دورِ رسالت سے اب تک دعوائے نبوت کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ بذریعہ وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم تھا کہ بعض جھوٹے نبی پیدا ہوں گے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی ان لوگوں سے امت کو آگاہ فرما دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''کہ بیشک میری امت میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا جبکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں'' (مسند احمد ۵/ ۲۷۸)

عہد رسالت سے اب تک بیسوں احمقوں نے نبوت کا دعویٰ کیا' اس مقام پر چند نبوت کا دعوی کرنے والوں کے نام پیش خدمت ہے۔ ان کی تفصیل ہماری کتاب ''اربعین ختم نبوت'' میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اسود عنسی، طلیحہ اسدی، سجاح اور مالک بن نویرہ، مالک بن نویرہ کا قتل، مسیلمہ کذاب، مختار کا دعوی نبوت، حارث، مرزا غلام احمد، مسیح الدین ندوی وغیرہ نیز مولانا اسماعیل سلفی رحمہ اللہ نے اپنے ایک مضمون (جو مجلّہ المکرّم کے شمارہ نمبر ۱۸ میں شائع ہوا) میں نبوت کا مزید دعوی کرنے والوں کے نام بھی پیش کئے ہیں۔ ① چراغ الدین جمونی۔ ② ظہری الدین اروپی۔ ③ محمد بخش قادیانی۔ ④ یار محمد وکیل ہشیار پوری۔ ⑤ عبداللہ تیاپوری۔ ⑥ سید عابد علی۔ ⑦ عبداللطیف گناچوری۔ ⑧ ڈاکٹر محمد صدیق بہاری۔ ⑨ ماسٹر احمد سعید سمبڑیالی۔ ⑩ احمد نور کابلی۔ ⑪ نبی بخش پسروری۔ ⑫ عبداللہ پٹواری چیچہ وطنی۔ ⑬ فضل احمد چنگا بنگیالی۔ ⑭ غلام احمد مصلح موعود و قدرت ثانی۔ ⑮ خواجہ اسماعیل لندن۔ ⑯ سید محبوب شاہ گوجرانوالہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تراشے

میرے پسند یدہ اشعار

میاں شہباز شاکر (حال مقیم سعودی عرب)

موت تو نام سے ہی بدنام ہے ورنہ
تکلیف تو زندگی بھی دیا کرتی ہے

ہم دوستی میں درختوں کی طرح ہیں محسن!!
جہاں کھڑیں ہوں مدتوں قائم رہتے ہیں

ہم کو وزیر سے غرض نہ کسی شاہ سے غرض
اللہ کے فقیر ہیں اللہ سے غرض

ہنسنے نہیں دیتا کبھی رونے نہیں دیتا
یہ دل تو کوئی کام ہونے نہیں دیتا

ہمیں تعریف کرنے کا سلیقہ کیوں نہیں آتا
نہ جانے ہم فرشتہ کیوں بنا دیتے ہیں انساں کو

ہم تو ہنستے ہیں دوسروں کو ہنسانے کی خاطر
ورنہ دل پہ زخم اتنے ہیں کہ رویا بھی نہیں جاتا

یہ رکھ رکھاؤ محبت سکھا گئی اس کو
وہ روٹھ کر بھی مجھے مسکرا کے ملتا ہے

ہائے کیا وقت پڑا ہے کہ مری مجبوری
مجھ سے یہ پوچھ رہی ہے تری قیمت کیا ہے

یہ بھی اچھا ہوا کہ قدرت نے رنگین نہیں رکھے آنسو
ورنہ جس کے دامن پہ گرتے وہ تو بد نام ہو جاتا

قارئین کرام! مجلہ ''المحمدیہ'' خود پڑھئے.....دوست واحباب کو تحفہ
میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

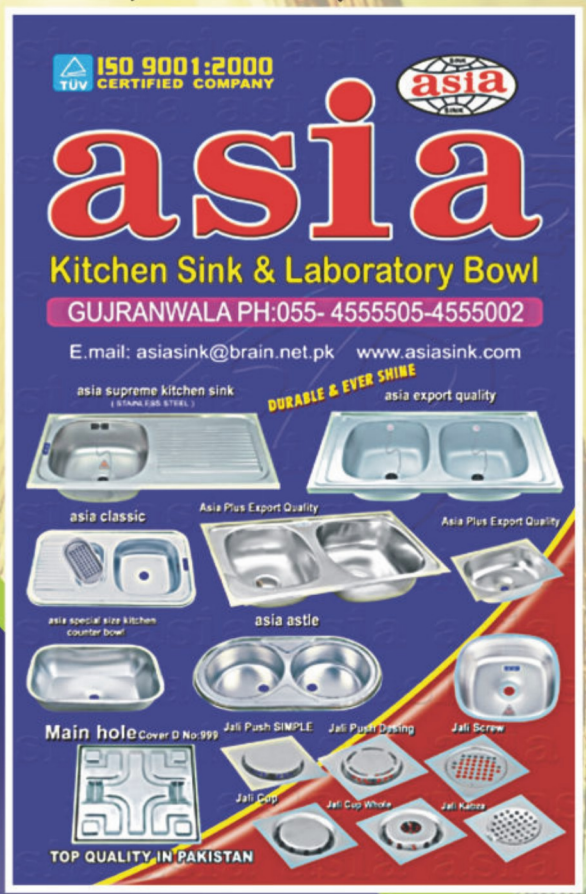

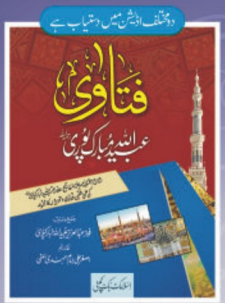

فتاوی
عبداللہ مبارکپوری رحمہ اللہ
جلد اول، دوم

شارح مشکوۃ مرعاۃ المفاتیح، علامہ عبداللہ مبارکپوری رحمہ اللہ
کی علمی فقہی فتاوی وتحریروں کا مجموعہ

جمع وترتیب
فواز عبدالعزیز عبیداللہ مبارکپوری
تقدیم
اصغر علی امام مہدی سلفی

ملنے کا پتہ

اسلامک بک کمپنی
امین پور بازار بالمقابل بینک آف پنجاب فیصل آباد پاکستان 0321-6607308 - 041-2647308
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان 0300-8658535 - 0333-6607308
e-mail: islamicbookcompany@gmail.com